بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ **الفضل** ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر — یوم یکشنبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۳ پیسے

جلد ۵۴/۱۹ | ۱۴ تبلیغ ۱۳۴۴ھش | ۱۳ شوال ۱۳۸۴ھ | ۱۴ فروری ۱۹۶۵ء | نمبر ۳۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۱۳ فروری بوقت ۹ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں :

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہر بات اور ہر فعل میں اللہ تعالیٰ کو نصب العین بنانا چاہیئے

ورنہ انسان خدا تعالیٰ کی قبولیت کے لائق ہرگز نہیں ٹھہر سکتا

"انسان کو چاہیئے کہ حسنات کا پلہ بھاری رکھے مگر جہاں تک دیکھا جاتا ہے اس کی مصروفیت اس قدر دنیا میں ہے کہ یہ پلہ بھاری ہوتا نظر نہیں آتا۔ رات دن اسی فکر میں ہے کہ فلاں کام دنیا کا ہو جائے۔ فلاں زمین مل جاوے۔ فلاں مکان بن جاوے۔ حالانکہ اسے چاہیئے کہ اس کو دین کا پلڑا دنیا کے پلڑے سے بھاری رکھے۔ اگر کوئی شخص رات دن نماز روزہ میں مصروف ہے تو یہ بھی اس کے کام ہرگز نہیں آسکتا جب تک کہ خدا تعالیٰ کو اس نے مقدم نہیں رکھا ہوا۔ ہر بات اور فعل میں اللہ تعالیٰ کو نصب العین بنانا چاہیئے ورنہ خدا کی قبولیت کے لائق ہرگز نہیں ٹھہرے گا۔ دنیا کا ایک بت ہوتا ہے جو کہ ہر وقت انسان کی بغل میں ہوتا ہے۔ اگر وہ مقابلہ اور موازنہ کر کے دیکھے گا تو اسے معلوم ہو گا کہ کس طرح نمائش اس نے دنیا کے لئے ہی بنا رکھی ہے اور دین کا پہلو بہت کمزور ہے حالانکہ عمر کا اعتبار نہیں اور نہ علم ہے کہ اس نے ایک پل کے بعد زندہ بھی رہنا ہے کہ نہیں۔ شیخ سعدی نے کیا عمدہ فرمایا ہے۔ "مکن تکیہ بر عمرِ ناپائیدار"

اس وقت جس قدر لوگ کھڑے ہیں کون کہہ سکتا ہے کہ ایک سال تک ان میں سے میں ضرور زندہ رہوں گا لیکن اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے علم ہو جاوے کہ اب زندگی ختم ہے تو ابھی سب ارادے باطل ہو جاتے ہیں۔ پس خوب یاد رکھو کہ مومن کو دنیا کا بندہ نہ ہونا چاہیئے۔ ہمیشہ اس امر میں کوشاں رہنا چاہیئے کہ کوئی بھلائی اس کے ہاتھ سے ہو جاوے۔ خدا تعالیٰ بڑا رحیم و کریم ہے اور اس کا ہرگز یہ منشا نہیں ہے کہ تم دکھ پاؤ۔ لیکن خوب یاد رکھو کہ جو اس سے عمداً دوری اختیار کرتا ہے اس پر اس کا قہر ضرور ہوتا ہے۔" (تقریر حضرت اقدس ۲۹/۳۰ دسمبر ۱۹۰۴ء)

اخبار احمدیہ

— ربوہ ۱۳ فروری۔ کل یہاں نماز جمعہ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی۔ خطبہ کے طور پر آپ نے ۱۰ فروری ۱۹۶۵ء کے الفضل میں سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۶ ستمبر ۱۹۳۹ء پڑھ کر سنایا۔ جس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احباب کو حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان حاسبوا قبل ان تحاسبوا کو ہمیشہ مدنظر رکھنے اور اپنے اعمال کا محاسبہ کرتے رہنے کی نہایت ہی پُر معارف انداز میں تلقین فرمائی ہے :

— ربوہ ۱۳ فروری۔ مکرم ناظر صاحب تعلیم صدر انجمن احمدیہ پاکستان مورخہ ۱۷ فروری کو اوکاڑہ، ملتان، خان پور، جھول، حیدر آباد، کنری اور کراچی کے دورہ پر روانہ ہو رہے ہیں آپ اس دورہ میں جماعتی مدارس اور سکولوں کا معائنہ فرمائیں گے۔

— (۱) مکرم نور دین صاحب ساکن آنبہ ضلع شیخوپورہ معہ اہل و عیال گزشتہ رمضان شریف میں بیعت کر کے داخل سلسلہ عالیہ احمدیہ ہو چکے ہیں۔ ان کا صرف ایک ہی لڑکا محمد اسمٰعیل ہے۔ اور وہ دیر سے بیمار ہے۔ جلسہ سالانہ پر وہ یہاں آئے تھے۔ واپس جا کر زیادہ بیمار ہو گئے۔ ان کی تحریک پر ان کے والدین وغیرہ نے بیعت کی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس نو مبائع محمد اسمٰعیل صاحب کو شفائے کاملہ عطا فرمائے۔ تا ان کے والدین کی پریشانی دور ہو۔ نیز مکرم حکیم عبد الرحمٰن صاحب ساکن آنبہ کا لڑکا بیمار ہے۔ اس کی صحت کے لئے بھی دعا کی جائے۔

(۲) مکرمہ محترمہ بیگم صاحبہ شیخ مختار احمد صاحب بیمار ہیں۔ یہ رمضان شریف میں متواتر ہر روز دعا کے لئے خط لکھتی رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس نیکی اور دعا کے لئے استقامت کو دیکھ کر انہیں صحت عطا فرمائے۔ آمین

(ناظر اصلاح و ارشاد)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۴ر فروری ۶۵ء

حقیقی معرفت اور حقیقی تقویٰ و طہارت

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"میں یہ سب باتیں بار بار اس لئے کہتا ہوں کہ خدا تعالےٰ نے جو اس جماعت کو بنانا چاہا ہے تو اس سے یہی غرض رکھی ہے کہ وہ حقیقی معرفت جو دنیا میں گم ہو چکی ہے اور وہ حقیقی تقویٰ و طہارت جو اس زمانہ میں پائی نہیں جاتی اسے دوبارہ قائم کرے"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۷۷)

ظاہر ہے کہ جو شخص یا جماعت کسی مقصد کے لئے کھڑی ہوتی ہے اور چاہتی ہے کہ دنیا کے لوگ اس مقصد کے مطابق عمل کریں تو لازماً پہلے اس شخص یا جماعت کو اس کا نمونہ بننا پڑتا ہے۔ ایک شخص یا جماعت جو خود حقیقی معرفت اور حقیقی تقوےٰ اور طہارت پر قائم نہیں ہے وہ دنیا میں ان چیزوں کو کس طرح قائم کر سکتی ہے۔

جماعتِ احمدیہ کا یہی دعوےٰ ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے دنیا میں حقیقی معرفت تقویٰ اور طہارت قائم کرنے کے لئے کھڑی ہوئی ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ کے حکم سے اس زمانہ میں اس جماعت کو اس کام کے لئے چنا ہے۔ اب دیکھئے سب سے پہلے تو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات ہے۔ اگر نعوذ باللہ آپ خود حقیقی معرفت اور حقیقی تقوےٰ و طہارت کا نمونہ نہ ہوتے تو آپ ایک جماعت کو اپنے ساتھ کس طرح لگا سکتے تھے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا میں بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں جو نیکی پاکیزگی اور معرفت کی باتیں کرتے ہیں وہ اپنی ذہانت سے بڑے بڑے باریک نکتے پیدا کرتے ہیں مسجدوں میں وعظ کہتے ہیں جلسوں میں نہایت شاندار تقریریں کرتے ہیں۔ کتابیں تصنیف کرتے ہیں مگر وہ ایک شخص کو بھی اپنا ہم خیال نہیں بنا سکتے اور نہ ان کے وعظ سن کر یا تحریریں پڑھ کر کسی پر دیرپا اثر ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ محض باتیں کوئی بھی اثر نہیں رکھتیں وہ عارضی طور پر ہماری توجہ کو تو کھینچ لیتی ہیں۔ اور تھوڑی دیر کے لئے ہم متاثر بھی ہو جاتے ہیں۔ ہم ان نکات کو سن کر عش عش بھی کرنے لگتے ہیں مگر یہ آوازیں بس ایک کان میں پڑتی ہیں اور دوسرے کان سے نکل جاتی ہیں۔ ہم ان باتوں کو سن کر اس طرح سے گزر جاتے ہیں جس طرح انسان جو کسی خاص مقصد کے لئے جا رہا ہو بازار سے گزر جاتا ہے ہم پر ان باتوں کا کوئی دیرپا اثر نہیں ہوتا۔ لیکن جب ہم اپنی آنکھوں سے کسی صادق اور متقی ہستی کو دیکھتے ہیں۔ اس کے رہن سہن سے واقف ہوتے ہیں اس کو دوسروں کے ساتھ سلوک کرتا دیکھتے ہیں۔ اس کی عبادت گزاریوں کا تجربہ کرتے ہیں اور اس کے تقوےٰ و طہارت کا جو اس سے براہِ راست مشاہدہ کرتے ہیں تو ہماری طبیعت پر اس کے کردار کی ایک گہری لکیر بن جاتی ہے۔ اور ہم اکثر اوقات وہی کرنے لگ جاتے ہیں۔

اس سے ظاہر ہے کہ جس جماعت کا یہ دعوےٰ ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے دنیا میں حقیقی معرفت اور حقیقی تقوےٰ و طہارت قائم کرنے کے لئے کھڑی ہوئی ہے اس کے لئے لازم ہے کہ وہ پہلے خود حقیقی معرفت اور حقیقی تقوےٰ و طہارت کا مجسّمہ بن جائے اور جو بھی اس جماعت کے کسی فرد کو دیکھے اس کا دل پکار اٹھے کہ واقعی یہ انسان حقیقی معرفت اور حقیقی تقویٰ و طہارت کا مالک ہے۔

انبیاء علیہم السلام اور ان کے خلفائے کرام اسی لئے لوگوں کے دل موہ لیتے ہیں کہ وہ معرفت تقوےٰ اور طہارت کی محض باتیں نہیں کرتے بلکہ وہ خود ان چیزوں کا عظیم الشان نمونہ ہوتے ہیں اسی لئے اللہ تعالےٰ نے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ذات کے متعلق فرمایا ہے:-

لقد کان لکم فی
رسول اللہ اسوۃ حسنۃ

یعنی رسول اللہ کی ذات میں اے لوگو تمہارے لئے اچھا نمونہ ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے بھی آپؐ کی ذات کے متعلق فرمایا ہے کان خلقہ القرآن یعنی آپ کا خلق قرآنِ کریم کی تعلیمات کے مطابق تھا۔ اب ہمارا ایمان ہے کہ قرآن کریم اللہ تعالےٰ کا کلام ہے۔ اسکی تلاوت کرنا ہمارے لئے بڑے ثواب اور سعادت کا باعث ہے۔ تاہم اللہ تعالےٰ نے محض کلام نازل فرما کر نہیں چھوڑ دیا بے شک قرآن کریم کی تعلیمات نہایت اعلیٰ و ارفع ہیں اور جو شخص ان پر عمل کرے وہ انسانی زندگی کے مقصود کو پا سکتا ہے لیکن یونہی قرآن کریم کو پڑھ کر یہ غرض حاصل نہیں ہو سکتی۔ ظاہر ہے کہ جب اللہ تعالےٰ نے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو صحابہ کرامؓ کیلئے نمونہ بنایا اور آپؐ کو اسوۂ حسنہ ٹھیرایا ہے تو ضروری ہے کہ قرآنِ کریم پر عمل کرنے کے لئے عوام کے سامنے ایسا نمونہ ہو جس کو دیکھ کر وہ قرآنی تعلیمات کی روح کے مطابق عمل کرنے کے قابل اور ان تعلیمات کے مقصود کو پا سکیں۔ ورنہ طوطے کی طرح قرآن کریم کو رٹ لینے سے تو حقیقی معرفت اور حقیقی تقوےٰ و طہارت حاصل نہیں ہو سکتے۔

اللہ تعالےٰ نے جو یہ فرمایا ہے کہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون اس کے یہی معنی ہیں کہ قرآنی تعلیمات کی حفاظت کے لئے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو زندہ کرنے والے نمونے اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہر زمانہ میں کھڑے ہوتے رہیں گے۔ اللہ تعالےٰ کا کلام بے شک بڑی تاثیریں رکھتا ہے مگر ان تاثیروں کو روبکار لانے کے لئے انسانی نمونہ کی ضرورت اس وقت بھی تھی جب یہ کلام نازل ہوا تھا اور آج بھی ویسی ہی بلکہ اس سے بھی زیادہ اس امر کی ضرورت ہے کہ اللہ تعالےٰ اسوۂ رسول اللہ کا نمونہ ہمارے سامنے رکھے جس کو دیکھ کر ہم اپنے کردار کو سنواریں اور وہ حقیقی معرفت اور حقیقی تقویٰ و طہارت اپنی ذات میں پیدا کریں کہ ہم ان چیزوں کے لئے موجودہ زمانے کے لئے خود ایک نمونہ بن جائیں۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اور آپؑ کے وصال کے بعد آپؑ کے خلفاء کو اللہ تعالےٰ نے ہمارے لئے نمونہ بنایا ہے۔ اس لئے اگر ہم یہ عزم رکھتے ہیں کہ دنیا میں حقیقی معرفت اور حقیقی تقوےٰ و طہارت کو قائم کریں تو ہمیں پہلے اپنے آپ کو حقیقی معرفت اور حقیقی تقوےٰ و طہارت کا مجسمہ بن جانا چاہیئے۔ ورنہ ہمارا دعوےٰ کوئی بھی معنی نہیں رکھتا اور تحریریں اور تقریریں کھوکھلے بلبلوں کے سوا کچھ بھی نہیں جو ہوا کی ذرا سی ٹھیس سے ٹوٹ پھوٹ جاتے ہیں +

قطعات

ہر قطرہ سمندر کا گو شاملِ طوفاں ہے
یہ نوحؑ کی کشتی ہے اللہ نگہباں ہے
تم بند رکھو اپنی آنکھیں تو خطا کس کی
بالائے اُفق ورنہ سورج تو فروزاں ہے

زخرف القول ڈھالنے والو
افتراؤں کو پالنے والو
بلبلے آپ پھوٹ جائیں گے
بلبلوں کو اچھالنے والو

کان بھرتے ہیں وہ تو بھرنے دو
روح کیچڑ میں ان کی ترنے دو
صدق کا آفتاب اُبھرے گا
آج ان کو اندھیرے کرنے دو

تنویر

امریکہ میں تبلیغ اسلام

تقریر محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۲ء

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر نے جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۶۲ء کے موقعہ پر ۲۷ دسمبر کے پہلے اجلاس میں جو اہم تقریر فرمائی اس کا مکمل متن افادہ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔

اس سال میری تقریر کا عنوان "امریکہ میں تبلیغ اسلام" ہے۔ گذشتہ چند سالوں سے میں اپنی تقریروں میں سلسلہ کے قائم کردہ تبلیغی نظام کی جدوجہد اور اس کے نتائج کا حال بیان کر رہا ہوں۔ میں اپنی سابقہ تقریروں میں بتا چکا ہوں کہ یورپ۔ انڈونیشیا اور افریقہ وغیرہ میں ہمارے مشن کہاں کہاں ہیں اور ان علاقوں میں کیا کام ہوا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے افریقہ اور انڈونیشیا میں ہمیں نمایاں کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ براعظم افریقہ میں اسلام کی یہ کامیابی ایک حیرت انگیز واقعہ ہے اور تاریخی لحاظ سے غیر معمولی اہمیت اور عظمت کا حامل ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس براعظم میں عیسائی قوم نے اسلام کو مٹانے کی انتھک کوشش کی ہے۔ ان کے ہزاروں مرد اور ان کی ہزاروں عورتیں نسلاً بعد نسل اس کام میں سرگرم ہیں۔ اور اس خطہ میں عیسائیت کی سربلندی کے لئے انہوں نے پانی کی طرح روپیہ بہایا۔ ہر قسم کے مکر اور حیلے اور تدبیریں استعمال کیں۔ نیز اسلام کی پاک تاثیروں کو روکنے اور بانیٔ اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کو بدنام کرنے کے لئے بے دریغ افترا کیے اور جھوٹا اور دہریانہ لٹریچر اس کثرت سے پھیلایا۔ جس کی مثال ملنی مشکل ہے مگر باوجود اس تمام جدوجہد کے عیسائیت ناکام ہو کر رہ گئی۔ اس کی وجہ کیا ہے؟ کیا ہماری کوششیں؟ نہیں ہرگز نہیں۔ ہماری کوششیں ہیں ہی کیا۔ گنتی کے چند مبلغ اور تھوڑا سا لٹریچر۔ ان کوششوں سے یہ انقلاب نہیں آ سکتا تھا۔ یہ انقلاب آیا تو خدا تعالیٰ کی معجزانہ قدرت سے آیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"کرسچن قوموں اور تثلیث کے حامیوں کی جانب سے وہ ساحرانہ کارروائیاں ہیں کہ جب تک ان کے اس سحر کے مقابل پر خدا تعالیٰ وہ پُرزور ہاتھ نہ دکھلائے جو معجزہ کی قدرت اپنے اندر رکھتا ہو اور اس معجزہ سے اس طلسم کو پاش پاش نہ کرے۔ تب تک اس جادوئے فرنگ سے سادہ دلوں کو مخلصی حاصل ہونا بالکل قیاس اور گمان سے باہر ہے۔" (فتح اسلام ص۱۶)

پس خدا تعالیٰ نے معجزہ کا ہاتھ دکھایا۔ اور خود اپنی قدرت سے فرشتوں کو بھیجا جنہوں نے گرز مار مار کر صلیب کو توڑ دیا اور مخلوق پرستی کی ہیکل کو کچل کر رکھ دیا۔ اور وہ بات جو افریقہ میں انہونی معلوم ہوتی تھی اسے حقیقت بنا دیا۔

یہی انقلاب ایک دن امریکہ میں بھی آ کر رہے گا۔ کیونکہ ہمارے قادر و توانا خدا نے اسلام کے غلبہ کی جو خبر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دی ہے۔ اس سے امریکہ باہر نہیں بلکہ وہ ساری دنیا پر محیط ہے حضور فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دیگا۔ اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا۔ اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائے گا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا۔ اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں ترقی کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور سے اور اپنے دلائل اور نشانوں کی رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے اور ہر قوم اس چشمہ سے پانی پئے گی۔ اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا۔ یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جائے گا۔ اور بہت سی روکیں پیدا ہونگی اور ابتلا آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دے گا۔ اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا۔ اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ میں تجھے برکت پر برکت دونگا۔ یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔" (تجلیات الٰہیہ ص۲۱)

نیز فرمایا:۔

"چونکہ یہ عاجز راستی اور سچائی کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف سے آیا ہے۔ اس لئے تم صداقت کے نشان ہر ایک طرف پاؤ گے۔ وہ وقت دور نہیں بلکہ بہت قریب ہے کہ جب تم فرشتوں کی فوجیں آسمان سے اترتی اور ایشیا اور یورپ اور امریکہ کے دلوں پر نازل ہوتی دیکھو گے۔" (فتح اسلام ص۱۷)

خدا تعالیٰ کے وعدے سچے ہیں اور ہمیں یقین ہے کہ کیا یورپ اور کیا امریکہ کل روئے زمین پر اسلام کے حق میں ایک انقلاب برپا ہوگا۔ اور آخر کار یہی ایک مذہب قائم رہ جائے گا۔ دنیا میں خدائے واحد کی حکومت ہوگی اور اسی کی پرستش اور اس میں بسنے والے سب انسان ایک ہی سلک میں پروئے جائیں گے اور اسلام کی پاک تاثیروں سے ان کے دل روحانی نور سے چمک اٹھیں گے۔ کالے اور گورے امیر و غریب کا امتیاز مٹ جائے گا۔ اور نوع انسانی ایک وسیع کنبے کی طرح ہو جائیگی۔ اور انجام کار اسلام کے ذریعہ وہ آسمانی بادشاہت قائم ہوگی جس کے لئے دنیا ترس رہی ہے۔

اب میں امریکہ میں تبلیغ اسلام کو لیتا ہوں اور مختصر طور پر یہ بتاؤں گا کہ موجودہ دور میں اس برعظیم کی اہمیت کیا ہے۔ یہاں کون کونسی قومیں آباد ہیں ان کا مذہب اور معاشرت کیسی ہے۔ اسلام کے متعلق ان کا تصور کیا تھا اور کیا ہے احمدیت نے تبلیغ اسلام کے متعلق کیا کیا ہے۔ اور ہماری تبلیغ میں کیا مشکلات ہیں۔ اور ان کے ازالہ کے لئے ہم پر کیا ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ نیز اس عظیم ملک میں اسلام کا مستقبل کیا ہے وغیرہ ذالک۔

ظاہر ہے کہ وقت کی تنگی کی وجہ سے مجھے انتہائی اختصار سے کام لینا پڑے گا۔ میں ان امور کے متعلق صرف اشارے ہی کر سکتا ہوں جس سے موجودہ صورت حال کا ایک مختصر سا خاکہ آپ کے ذہن میں آ جائے۔ وما توفیقی الا باللہ العظیم۔

امریکہ سے میری مراد شمالی امریکہ ہے اور یہ ملک ۵۰ ریاستوں پر مشتمل ہے۔ اس کی موجودہ آبادی ۲۰ کروڑ کے لگ بھگ ہے۔ اقتصادی اور سیاسی لحاظ سے اس کی عظمت اور اہمیت ظاہر ہے اور اس میدان میں تفوق اور قیادت کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اسی طرح Technology اور Efficiency میں بھی وہ بہت آگے ہے۔ ایٹامک توانائی کو مسخر کرنے میں اسے سبقت حاصل ہے۔ اس نے اپنی قوم میں وہ Discipline قائم کر لیا ہے کہ وہ اپنے مقاصد کے حصول کے لئے ذرائع مہیا کر ہی لیتی ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ ایشیا اور افریقہ میں جو اہمیت کسی زمانہ میں یورپ کو حاصل ہوا کرتی تھی۔ وہ اب امریکہ کو یورپ میں بھی حاصل ہے۔ یعنی یوروپین حکومتیں بھی اپنی ریاست اور اقتصادیات میں امریکہ کی طرف دیکھتی ہیں۔ پہلے "مغرب" کی اصطلاح کا اطلاق یورپ پر کیا جاتا تھا۔ اب اس اصطلاح کا اصل حامل امریکہ ہے۔ امریکہ کی پوزیشن مذہبی لحاظ سے بھی معنی خیز ہے۔ کیونکہ اسلام میں یہ پیشگوئی چلی آتی ہے۔ کہ آخری زمانہ میں سورج مغرب سے طلوع کرے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی تصنیف ازالہ اوہام میں اس حدیث کی تشریح یہ کی ہے کہ اس سے مراد اسلام کا مغربی ملکوں میں پھیلنا ہے۔

امریکہ پندرھویں صدی کے آخر میں دریافت ہوا۔ سترھویں صدی کے شروع میں مغربی قوموں نے اسے آباد کرنا شروع کر دیا۔ پہلے پہل ۱۶۲۰ء میں انگلستان سے پانچ لاکھ افراد یہاں آباد ہوئے۔ اس کے بعد اٹھارویں صدی میں سکاٹ لینڈ اور آئرلینڈ سے کوئی پندرہ لاکھ آباد کار آئے۔ انیسویں صدی میں بھی یورپین قوموں کی ایک خاصی بڑی تعداد اس ملک میں آباد ہوئی۔ جو زیادہ تر جرمن۔ اٹلی۔ آسٹریا اور ہنگری سے آئے تھے۔ بیسویں صدی میں ۱۹۵۹ء تک کوئی ڈیڑھ کروڑ یورپین یہاں آ کر آباد ہو چکے ہیں۔

(The Reader's Digest Great world Atlass Page 137)

ان اعداد و شمار سے ظاہر ہے کہ امریکہ میں یورپین قومیں ہی آباد ہوئیں۔ جن میں برطانوی باشندوں کی کثرت تھی برطانیہ سے آنے والے آباد کار کافی تعداد میں Puritans تھے۔ یہ فرقہ عیسائیوں میں اپنے معتقدات میں شدت پسند فرقہ سمجھا جاتا ہے۔

بیسویں صدی میں آباد ہونے والے لوگوں میں کچھ تعداد مشرقی یورپ اور بلاد عربیہ کے مسلمانوں کی بھی شامل ہے جو ساٹھ ستر ہزار سے متجاوز نہ ہوگی مگر امریکہ میں ان مسلمانوں کو کوئی حیثیت حاصل نہیں کیونکہ اوّل تو ان کی تعداد بیس کروڑ عیسائیوں میں آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں اور دوسرے انہوں نے اپنی انفرادیت قائم نہیں رکھی بلکہ اسلامی تہذیب کو چھوڑ کر اکثریت کا تمدن اختیار کر چکے ہیں۔

ان مسلمانوں کے علاوہ امریکہ میں دو کروڑ کے قریب کالی نسل کے افراد بھی آباد ہیں جو ان حبشیوں کی اولاد ہیں جنہیں یورپین تاجر افریقہ سے پکڑ کر امریکنوں کے پاس بیچ گئے تھے اور جنہیں امریکنوں نے ایک لمبے عرصہ تک غلام بنائے رکھا۔ ان افریقن امریکنوں میں سے بھی بھاری اکثریت عیسائی ہے البتہ ایک لاکھ کے قریب مسلمان ہونے کا دعوےٰ کرتے ہیں اور ایک نئی تنظیم میں شامل ہوگئے ہیں جسے The Black Muslim Movement کہا جاتا ہے اس تحریک کا مقصد امریکہ میں افریقن حبشیوں کے لئے ایک آزاد ریاست کا قیام ہے۔

امریکہ کے ان حالات کے بعد اب اہلِ امریکہ کے فلسفہ زندگی کے بعض پہلو پیش کرتا ہوں انگریزوں کی طرح یہ بھی مذہبی رواداری کے اصول کے ہیں اور امریکہ میں از روئے قانون تمام مذاہب اپنے اصولوں کی اشاعت کر سکتے ہیں سوائے ایسے اصولوں کے جو ملکی قانون سے ٹکراتے ہوں مثلاً تعدد ازدواج ہے۔ اسلام نے بعض استثنائی صورتوں میں ایک سے زیادہ بیویاں کرنے کی اجازت دی ہے۔ مگر اس کے ساتھ ہی کڑی شرائط اور قیود عائد کر دی ہیں تا اس اجازت کو صرف ضرورتِ حقّہ کے پورا کرنے کیلئے ہی استعمال کیا جائے۔ یہ درست ہے کہ اسلامی شریعت کی عظمت کو نہ سمجھنے والے بعض مسلمانوں نے اس اجازت کو ناجائز رنگ میں بھی استعمال کیا ہے اور عورتوں پر ظلم کیا ہے مگر اس کے تدارک کی ذمّہ داری مجموعی طور پر اسلامی معاشرہ پر ہے کہ وہ افراد کی تربیت ایسے رنگ میں کرے کہ وہ اسلامی احکام کی عظمت کو سمجھیں اور اس کے مطابق اپنی زندگی ڈھالیں اور اس اجازت کو ناجائز طور پر استعمال نہ کریں لیکن سرے سے دوسری شادی کو غیر قانونی اور ناجائز قرار دینا فرد کے حالات اور اُس کی ضروریات سے آنکھیں بند کر لینے والی بات ہے امریکن قانون میں تعدد ازدواج کی مخالفت عیسائی تعلیم کی بناء پر ہے۔ مگر تجربہ ثابت کر چکا ہے کہ عیسائیت کی تعلیم خصوصاً مرد و عورت کے تعلقات کے متعلق قابلِ عمل نہیں اس میں زندگی کے ٹھوس حقائق سے عہدہ برآ ہونے کی بجائے شاعری اور فرار کو زیادہ دخل ہے مثلاً طلاق ہی کا سوال ہے اسلام نے گو طلاق کو سخت ناپسند کیا ہے مگر اس صورت میں کہ جب اس کے بغیر چارہ نہ ہو اُسے جائز بھی رکھا ہے لیکن عیسائیت نے طلاق کو حرام قرار دیا اور یہیں اتنی شدت اختیار کی کہ جو طلاق دے اس کے متعلق کہا کہ وہ اپنی بیوی سے حرام کاری کراتا ہے اور جو مطلقہ سے شادی کرے وہ بھی زنا کرتا ہے۔

مغربی قوموں نے اس حکم کی ایک وقت تک پابندی کی مگر جب انہوں نے یہ محسوس کیا کہ اس بے جا سختی سے قوم کے اخلاق بگڑتے ہیں تو انہوں نے عیسائیت کی تعلیم کو ٹھکراتے ہوئے طلاق کو قانوناً جائز قرار دے دیا۔ چنانچہ امریکہ میں بھی طلاق قانوناً جائز ہے۔

اسی طرح تعدّد ازدواج کا بھی حال ہوگا۔ اسلام نے بعض مصالح کے ماتحت معاشرہ کی فلاح کے پیشِ نظر اُسے جائز قرار دیا ہے۔ حالات سے مجبور ہو کر مغربی قوموں کو بھی اُسے جائز قرار دینا پڑے گا بلکہ اس وقت بھی بعض عیسائی حلقوں میں یہ خیال زیرِ غور ہے کہ اسے افریقن عیسائیوں کے حالات کے پیشِ نظر جائز قرار دے دیا جائے۔ امریکہ کے ایک مشہور اخبار The Washington Post کی اشاعت مؤرخہ ۲۲ نومبر ۱۹۶۴ء میں ایک مضمون میں اس خیال کا اظہار کیا گیا ہے۔

مَیں اس وقت امریکن قوم کے فلسفۂ زندگی کے بعض پہلو بیان کر رہا ہوں اور مَیں نے بیان کیا ہے کہ یہ قوم بھی مذہبی رواداری کے اصول کی حامی ہے۔ ان کا یہ رویّہ اسلامی اصولوں کے مطابق ہے اور قابلِ تعریف ہے۔ اسلام نے لا اکراہ فی الدین فرما کر ہمیشہ کے لئے مذہبی آزادی دے دی ہے کہ دین کے معاملہ میں جبر جائز نہیں یعنی ہر قوم کو اپنے دین کی تبلیغ کا اور اس پر عمل کرنے کا حق ہے کسی دوسرے کو یہ حق نہیں کہ اسے عقیدہ یا عمل کی تبدیلی پر بزور مجبور کرے۔

دوسرا پہلو امریکن قوم کے فلسفہ زندگی کا فرد کے حقوق سے متعلق ہے اس لحاظ سے بھی ان کا نظریہ اسلامی نظریہ سے ملتا جلتا ہے۔ امریکہ میں قانونی لحاظ سے ہر فرد کو مساوی حقوق حاصل ہیں اور قانون کی نظر میں سب باشندے برابر ہیں۔ جیسا کہ مَیں پہلے بیان کر چکا ہوں امریکہ میں دو کروڑ کے قریب امریکن حبشی رہتے ہیں ان کے آباؤ اجداد امریکنوں کے غلام تھے غلامی کو مٹانے کے لئے اس ملک نے بڑی قربانی دی ہے۔ امریکہ کی جنوبی ریاستوں کے لوگ اپنے سفید رنگ پر کچھ زیادہ ہی نازاں ہیں۔ چنانچہ وہ غلاموں کو آزاد کرنے پر تیار نہ تھے اور اس بناء پر حکومتِ امریکہ کو ان سے جنگ کرنا پڑی ... ...

... ...

... بہر حال امریکہ نے غلاموں کو آزاد کرنے کے لئے مالی اور جانی قربانیاں دیں۔ اب امریکہ میں غلام تو نہیں لیکن چونکہ محض قانون انسان کے دل کی اصلاح پر قادر نہیں ہے اس لئے امریکن معاشرہ میں باوجود اس قانون کے وہ بات پیدا نہیں ہوسکی جو اسلام کے ذریعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب کے بدوؤں میں پیدا کر دی تھی۔ عرب میں بھی غلامی کا رواج تھا مگر آپؐ کی صحبت نے آپؐ کے صحابہؓ کو اس قسم کی روحانی طاقت کا حامل بنا دیا تھا کہ انہوں نے نہ صرف غلام آزاد کر دئے بلکہ آزادی کے بعد عملی طور پر انہیں وہ عزت اور عظمت دی جو دوسرے مسلمانوں کو حاصل تھی۔ حتیٰ کہ معزز گھرانوں میں ان کی شادیاں بھی ہوگئیں مگر امریکنوں میں ایک خاص طبقہ ایسا ہے کہ جو رنگ و نسل کے امتیاز کو چھوڑنا نہیں چاہتا۔ اصل میں The Black Muslim Movement اسی بدسلوکی اور ظلم کا ہی ردِّ عمل ہے جو بعض امریکنوں نے ان سیاہ فام لوگوں پر اب تک روا رکھا ہے۔ اس تحریک میں اب تک ایک لاکھ حبشی شامل ہو چکے ہیں اور امریکن مبصروں کی رائے میں یہ تحریک بڑی سُرعت سے پھیلتی جا رہی ہے۔ اس قسم کی تحریکوں کا علاج اس وقت تک ممکن نہیں جب تک امریکی معاشرہ مجموعی لحاظ سے عملاً بھی اس اصول کو اپنا نہیں لیتا کہ سب انسان اپنے حقوق میں برابر ہیں اور ان سے انسانیت کے لحاظ سے ایک جیسا سلوک کرنا لازمی ہے۔

(باقی)

سب سے پہلے دلوں کی تطہیر کرو

"مَیں اپنی جماعت کے سب لوگوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ یہ دن بہت نازک ہیں۔ خدا سے ہراساں و ترساں رہو۔ ایسا نہ ہو کہ سب کیا ہوا برباد ہو جاوے۔ اگر تم دوسرے لوگوں کی طرح بنو گے تو خدا تعالیٰ تم میں اور ان میں کچھ فرق نہ کرے گا۔ اور اگر تم خود اپنے اندر نمایاں فرق پیدا نہ کرو گے تو پھر خدا تعالیٰ بھی تمہارے لئے کچھ فرق نہ رکھے گا۔ عمدہ انسان وہ ہے جو خدا تعالیٰ کی مرضی کے مطابق چلے۔ ایسا انسان ایک بھی ہو تو اس کی خاطر ضرورت پڑنے پر خدا تعالیٰ ساری دنیا کو بھی غرق کر دیتا ہے لیکن اگر ظاہر کچھ اَور ہو اور باطن کچھ اَور تو ایسا انسان منافق ہے اور منافق کافر سے بدتر ہے۔ سب سے پہلے دلوں کی تطہیر کرو۔ مجھے سب سے زیادہ اس بات کا خوف ہے۔ ہم نہ تلوار سے جیت سکتے ہیں اور نہ کسی اور قوت سے۔ ہمارا ہتھیار صرف دعا ہے اور دلوں کی پاکیزگی۔ اگر ہم اپنے آپکو درست نہ کریں گے [illegible]"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۳۸۵، ۳۸۶)

محترم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب مرحوم سیکنڈ ماسٹر کا ذکرِ خیر

مولوی بدر الدین صاحب معلم وقفِ جدید

میرے محسن استاد مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب مرحوم ۱۳ ر دسمبر بروز جمعرات ہمیں داغِ مفارقت دے کر اور ہمارے دل کو حزین بنا کر اپنے اللہ کو پیارے ہو گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے آمین آپ کا بہشتی مقبرہ میں جگہ پانا بہت بڑی سعادت ہے۔ بیماری کے ایام میں بھی فرمایا کرتے کہ میری وصیت کے کاغذات فلاں صندوق میں محفوظ ہیں۔ ان کا خیال رکھیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی خواہش پوری کی۔

مرحوم و مغفور کے ساتھ مجھے لمبا عرصہ گزارنے کا موقعہ ملا۔ آپ کا اصل وطن ہریال تھا والد کی وفات کے بعد آپ قادیان کے قریب ننگل باغباناں میں اپنی نانی صاحبہ کے پاس چلے گئے اور وہیں سے قادیان میں تعلیم حاصل کرتے رہے۔ آپ میرے شفیق استاد اور ہمدرد دوست تھے۔ احمدیت کی نعمت بھی مجھے ان کے طفیل حاصل ہوئی۔ مرحوم نہایت متقی، دعاگو اور صاحب کشف والہام بزرگ تھے۔ بڑے محنتی اور مستقل مزاج تھے، حد درجہ مہمان نواز اور خصوصاً غربا کے ہمدرد تھے۔ غریب اور نادار طالب علموں کا خاص خیال رکھتے۔ اور بعض کی خفیہ امداد کرتے رہتے۔ اپنے فرائض کی ادائیگی میں ہمیشہ کوشاں رہتے۔ شروع شروع میں آپ ڈسٹرکٹ بورڈ کے سکولز میں مختلف جگہوں میں ٹیچر رہے۔ اور آخر میں ہیڈ ماسٹر بھی رہے۔ ہر جگہ آپ بہت مقبول اور ہردلعزیز تھے۔ اپنے اور بیگانے آپکے اوصاف حمیدہ کی وجہ سے آپ کے گرویدہ رہتے۔ نہایت صائب الرائے اور بالغ النظر تھے۔ اکثر لوگ آپ سے مشورہ لے کر کام شروع کرتے۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو بہت سوچنے والا دماغ عطا کیا تھا۔ حصول علم کا شروع سے شوق تھا جو بڑھتا گیا۔ قادیان میں میٹرک کرنے کے بعد پرائیویٹ آپ نے بی۔ اے۔ بی۔ ٹی کیا اور ترقی کی۔ جہاں جہاں بھی آپ ملازم رہے جماعتی کاموں میں دلچسپی لیتے رہے۔ چنانچہ دھنی چک ۳۳۱ ضلع لائل پور میں تقریباً دس سال رہے۔ یہاں امامت کے فرائض ادا کرتے رہے۔ مسجد اور اس کا کنواں آپ کی کوششوں سے تعمیر ہوا۔ ۱۹۴۴ء میں جب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر آپ نے استعفیٰ دیا اور قادیان آنے لگے تو غیر از جماعت دوستوں نے آپ کی جدائی کو بڑا محسوس کیا۔ آپ ہیڈ ماسٹری چھوڑ کر اپنے اس سکول میں آ گئے۔ جہاں آپ خود تعلیم حاصل کر چکے تھے۔ پھر آخر دم تک اسی سکول سے وابستہ رہے۔ اور اس سکول کی ترقی کے لئے آپ نے اپنی ساری زندگی وقف کر دی۔ ہر کام کو فرض سمجھ کر نہیں بلکہ ثواب کے خیال سے رات دن ایک کر کے ادا کیا۔ اور جب تک کامیابی حاصل نہ کی اس کام کو نہ چھوڑا وفات سے قبل آپ سیکنڈ ماسٹر تھے۔ اور صحیح معنوں میں ہیڈ ماسٹر صاحب کے دست راست تھے اکثر کام سکول کے آپ ہی کے سپرد رہتے تھے سکول اور ہوسٹل کے فرائض کے علاوہ بھی بچوں کو امتحان کی تیاری کراتے۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو پڑھانے کا خاص ملکہ دیا تھا اور اس فن میں آپ کو کمال حاصل تھا۔ یہی علمی شوق مرحوم و مغفور کو کتب لکھنے کی طرف لے آیا۔ چنانچہ آپ نے ریاضی، تاریخ اور انگلش میں شاندار کتب تالیف کیں۔ جو آپ کی یادگار ہیں چند سالوں سے آپ مڈل اور میٹرک کے گیس پیپر بھی شائع کرنے لگے تھے جو بہت ہی مشہور ہوئے۔

مرحوم موصی تھے اور جس قدر آمد کاروبار سے ہوتی اس کا چندہ باقاعدہ ادا کرتے اور سب کو تلقین کرتے کہ چندہ پورا دینا چاہیئے اور خدا تعالیٰ کے ساتھ معاملہ صاف رکھنا چاہیئے تاکہ اس کا فضل حاصل ہوتا رہے۔ بڑے ہی متوکل انسان تھے۔ طلباء آپ کے منکسر المزاج، مشفق اور ہمدرد ہونے کے باعث آپ کو بہت پسند کرتے تھے۔ اساتذہ بھی آپ کی قابلیت، نیکی اور تقوےٰ کی وجہ سے بڑی عزت کرتے تھے۔ آپ کی وفات پر میں نے طلباء اور آپ کے ساتھی اساتذہ اور آپ کے بزرگ اساتذہ کو غم کے آنسو بہاتے پایا ہے۔ ہر شخص یہی سمجھتا تھا کہ مرحوم میرے بہت ہی محسن تھے۔

ظاہری تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم کا گہرا مطالعہ تھا۔ یوں معلوم ہوتا تھا جیسا کہ یہ ایک واقف زندگی مبلغ ہے۔ تبلیغ کرنے کا بہت شوق تھا اور اسلوب بیان بہت پیارا اور دلائل سادہ، مگر مضبوط ہوتے تھے۔ میں نے تو جو کچھ حاصل کیا آپ کی شاگردی سے کیا۔ ان کی وجہ سے ہی میرے دل میں یہ تڑپ پیدا ہوئی کہ میں مبلغ بن کر خدمت احمدیت میں زندگی گزاروں۔ میں بالکل ان پڑھ تھا قرآن مجید اور مسائل احمدیت ایک ایک کر کے ان سے سیکھے۔ اور اب کچھ عرصہ سے وقف جدید میں آ کر اپنی خواہش پوری کر رہا ہوں ایک چیز جو مجھے مرحوم کے نمونہ سے حاصل ہوئی وہ خدا تعالیٰ پر توکل اور دعا پر یقین کا حاصل ہونا ہے۔ مرحوم کی یہ عادت تھی کہ جب بھی کچھ سکھاتے تو پہلے دعا کراتے اور جب کوئی کامیابی حاصل ہوتی۔ تو سب کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور سجدہ میں گر جاتے آپ کے دوستوں کا کہنا ہے کہ کئی دفعہ سکول کی کلاس میں ہی طلب کے سامنے اپنے مولیٰ کے حضور سجدہ میں گر جایا کرتے تھے۔ اللہ اللہ کیسا شاندار نمونہ ہے۔ بچوں کے سامنے عملی سبق دیا جا رہا ہے کہ بچو تحصیل علم کے لئے خدا تعالیٰ سے دعائیں کرو۔ آپ کا یہ سبق دوررس نتائج کا حامل تھا۔ بچوں کی دینی تعلیم اور ان کی تربیت و اصلاح کا خیال آپ کو بے تاب رکھتا۔ اور آپ ہر ممکن طریق سے بچوں میں خدمت دین کا جذبہ پیدا کرتے اور ان کو محنت، صداقت اور دیانتداری کا سبق سکھاتے اور اطاعت نظام کی روح پیدا کرتے تھے۔

دوسروں کو نیکی کی تلقین کرنے کا موقعہ نہ گنواتے۔ اور اس کے لئے ایثار و قربانی سے گریز نہ کرتے۔ آپ کے والد صاحب کی وصیت منسوخ ہو چکی تھی، مرحوم نے ان کا چندہ بقایا ادا کر کے وصیت بحال کرائی۔ اسی طرح سوتیلی والدہ کو آپ نے وصیت کرنے کے لئے کہا تو انہوں نے کہا کہ بیٹا میرے پاس تو کوئی چیز نہیں جو میں وصیت کروں۔ مرحوم نے اپنی خریدی ہوئی زمین والدہ کے نام لگوا دی۔ تاکہ وہ وصیت کر سکے۔

۱۹۴۷ء میں پارٹیشن سے قبل مسجد اقصےٰ قادیان میں جمعہ کے روز جو عورتوں کی طرف کا ایک کمرہ گر گیا تھا۔ اس میں زخمی ہونے والی مستورات میں آپ کی سوتیلی والدہ بھی تھیں۔ جو قادیان سے ہجرت سے ایک دن قبل فوت ہو گئی تھیں اور بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہوئی تھیں۔ غریبوں اور یتیموں سے حسن سلوک تو آپ کی زندگی کا اہم حصہ تھا۔ بعض غربا کی امداد مستقل طور پر جاری کر رکھی تھی۔ بعض یتیم بچوں کا داخلہ ان کی فیس ان کی کتب وغیرہ کے اخراجات خود برداشت کر لیتے۔ کسی بچے کو بھی مایوس نہ کرتے۔ یہی کوشش رہی کہ یہ تعلیم حاصل کر لے۔

ایک یتیم کے ساتھ آپ کی نیکی قابل ذکر ہے۔ آپ کی ہمشیرہ مراد بی بی صاحبہ مرحومہ ۱۹۵۷ء میں وفات پا گئیں۔ تو ان کے چھوٹے چھوٹے یتیم بچوں کو اپنی نگرانی میں لے لیا۔ ایک لڑکی کی شادی کرنے کے بعد دوسری لڑکی کو اپنے پاس ربوہ میں ہی لے آئے۔ اور اس کی تعلیم و تربیت کا انتظام کیا۔ کئی سال بعد اس کی شادی ربوہ میں ہی ایک واقف زندگی مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد مربی سلسلہ (حال ننگمری) کے ساتھ کی۔ اس شادی پر آپ نے کافی روپیہ خرچ کیا اور اپنی حقیقی بیٹی بلکہ اس سے بڑھ کر اس یتیم بچی کے ساتھ سلوک کیا۔ اور بعد میں بیسیوں دفعہ اپنے تعلق والوں سے فرمایا کرتے کہ یہ رشتہ خدا کے فضل سے بہت اچھا ہے۔

مرحوم و مغفور بڑے مہمان نواز تھے۔ جلسہ سالانہ کے ایام میں آپ کی کوٹھی میں اپنے اور بیگانے اتنے مہمان ہوتے تھے کہ برآمدوں میں بھی سونے کے لئے جگہ ملنا مشکل ہو جاتی تھی۔ کئی عرصہ مکرم ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم آپ کی کوٹھی کے ایک کمرہ میں اپنے بچوں کے ساتھ قیام کرتے رہے اور مرحوم فرماتے کہ یہ میرے استاد ہیں۔ اس لئے ان کی خدمت کرنا سعادت ہے۔ ربوہ میں جب آپ کی کوٹھی تعمیر ہوئی۔ تو میں جلسہ سالانہ کے مبارک ایام میں کوٹھی میں اذان دیتا۔ اور مرحوم چوہدری صاحب بڑا خوش ہوتے۔ اور باجماعت نماز کا انتظام کرنے اور نماز کے بعد رات کو درثمین اور کلام محمود کی نظمیں سنتے۔ اور ایمان افروز روایات سناتے۔

جلسہ سالانہ کے ایام میں آپ بڑے معروف رہتے ہمیشہ لنگر خانہ میں کسی اہم ڈیوٹی پر ہوتے اور اس ڈیوٹی کو خوب ادا کرتے۔ شب و روز ایک کر دیتے اس قدر مصروفیت کہ جلسہ کی تقاریر سننا بھی مشکل ہو جاتا۔ جب رات کو اکٹھے ہوتے تو احباب کو کہتے کہ جلسہ میں جو تقاریر ہوئی ہیں۔ ان کا خلاصہ بیان کریں۔ جب بھی فارغ ہوتے اور گھر آتے تو مہمانوں سے ملتے۔ اور گھر والوں کو ان کی ضروریات پورا کرنے کی طرف توجہ دلاتے نظمیں خوش الحانی سے سننے کا بڑا شوق تھا۔ مکرم مولوی محمد صدیق صاحب کی آواز آپکو بہت پسند تھی۔

مرحوم اکثر فرمایا کرتے تھے کہ ربوہ میں میری کوٹھی محض خدا کے فضل سے تعمیر ہوئی ہے۔ اور جلسہ سالانہ کے ایام میں مہمانوں کو دیکھ کر بہت ہی خوش ہوتے اور فرماتے تھے کہ میری شروع سے ہی یہ نیت تھی کہ میرے مکان کے تین کمرے جلسہ سالانہ پر آنے والے مہمانوں کے لئے وقف ہوں۔ اور چائے تو دونوں وقت ہی مہمانوں کی خدمت میں پیش کرتے الغرض

ع خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام قرب عطا کرے اور ان کی بیوی اور بچوں کا حافظ و ناصر ہو اور دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے آمین

تعمیر مساجد ممالک بیرون صدقہ جاریہ ہے

۲۸ ۱/۶۴ تا ۳ ۱۱/۶۴

اس صدقہ جاریہ میں جن مخلصین نے بیس روپیہ یا اس سے زائد حصہ لیا ہے ان کے اسماء گرامی معہ ان کی مالی قربانیوں کے درج ذیل ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والاخرۃ۔

قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے:۔

۶۸۱۔ احباب جماعتِ احمدیہ حلقہ دہلی گیٹ لاہور بذریعہ مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب ۲۵—۲۷
۶۸۲۔ " " پشاور بذریعہ مکرم مرزا عبد الحمید صاحب ۶۳—۶۵
۶۸۳۔ مکرم ڈاکٹر داؤد احمد صاحب پشاور ۰۰—۶۰
۶۸۴۔ " چوہدری محمد الدین صاحب کریم نگر فارم ضلع تھرپارکر (سندھ) ۰۰—۵۰
۶۸۵۔ احباب جماعتِ احمدیہ حیدر آباد بذریعہ مکرم ملک محمود احمد صاحب ۰۰—۲۶
۶۸۶۔ " " کراچی بذریعہ مکرم مرزا عبد الرحمن صاحب ۱۳—۷۳
۶۸۷۔ مکرم چوہدری بشیر احمد و عزیز احمد صاحبان دار الصدر ربوہ ۰۰—۵۰
۶۸۸۔ احباب جماعتِ احمدیہ منٹگمری بذریعہ مکرم محمد خورشید احمد صاحب ۵۰—۴۳
۶۸۹۔ " " سیالکوٹ بذریعہ مکرم میاں محمد احمد صاحب قمر ستودی ۰۰—۳۸
۶۹۰۔ اساتذہ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ بذریعہ مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب ۰۰—۱۵۱
۶۹۱۔ مکرم راجہ عبد المالک صاحب کراچی ۰۰—۵۰
۶۹۲۔ دکان داران گول بازار ربوہ بذریعہ سردار عبد الحق صاحب شاکر واقفِ زندگی ۸۱—۶۳

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

یہ گھڑی کس کی ہے

خاکسار کو ایک عدد گھڑی (wrist watch) دفتر تحریک جدید کے پاس سے قریباً دو ہفتے گزرے ملی ہے جس دوست کی ہو وہ اپنی نشانی بتا کر مجھ سے وصول کر لیں۔

(خاکسار مظفر حسین کارکن وکالتِ مال تحریک جدید۔ ربوہ)

دورہ انسپکٹر انصار اللہ مرکزیہ

مکرم ملک محمد بشیر صاحب انسپکٹر مجلس انصار اللہ کراچی۔ اضلاع حیدر آباد میرپور۔ سانگھڑ۔ دادو کا دورہ شروع کر رہے ہیں۔ امراء صاحبان و دیگر عہدہ داران سے گزارش ہے کہ وہ مکرم انسپکٹر صاحب سے چندہ جات کی وصولی اور دیگر امور کی سرانجام دہی میں ہر طرح تعاون فرما دیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

اعلان برائے لجنات

تمام لجنات کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ لجنہ اماء اللہ کے امتحان کے لئے ۲۸ مارچ ۶۵ء اتوار کا دن مقرر کیا جاتا ہے۔ تمام لجنات امتحان کی تیاری شروع کرا دیں اور کوشش کریں کہ سب ممبرات یہ امتحان دے سکیں نیز جتنے پرچے درکار ہوں اس تعداد سے ہمیں مطلع کریں تاکہ آپ کو پرچے بھجوائے جائیں۔ جیسا کہ پہلے اعلان ہو چکا ہے کہ امتحان کا کورس تیسرے پارہ کا نصف آخر اور توضیح المرام ہے۔

(سیکرٹری تعلیم)

دورہ انسپکٹر وصایا

سید مبارک احمد شاہ صاحب سرور انسپکٹر وصایا نظارت بہشتی مقبرہ ضلع لائل پور کے دورہ پر جا رہے ہیں۔ عہدیداران و افراد جماعت احمدیہ ان سے ہر طرح تعاون فرماویں۔

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ۔ ربوہ)

چندہ جلسہ سالانہ

اس سال چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی میں غیر معمولی کمی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ بعض جماعتوں نے جن میں چند بڑی بڑی جماعتیں بھی شامل ہیں۔ اس اہم اور لازمی چندہ کی وصولی کی طرف پوری توجہ نہیں کی۔ حالانکہ بہت سی جماعتیں سو فیصدی یا اس کے قریب تک یہ چندہ ادا کر چکی ہیں۔ ایسی جماعتوں کے نام نیچے درج ہیں اور بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان جماعتوں کے لئے دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی خاص رحمتوں سے نوازے (ان کے لئے الگ طور پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کے لئے درخواست کی جا چکی ہے) اور جو جماعتیں ابھی تک چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی میں پیچھے ہیں۔ انہیں بھی اللہ تعالیٰ اپنی ذمہ داری ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ تا ہر جماعت ۳۰ اپریل سے پہلے پہلے چندہ جلسہ سالانہ کا بجٹ سو فیصدی ادا کر دے۔

کسی جماعت کو محض اس لئے غافل نہیں ہونا چاہیئے کہ اب جلسہ تو ہو چکا۔ کیونکہ ابھی جلسہ کے اخراجات پورے نہیں ہوئے اور بہت کمی ہے۔ اس جلسہ کی اعانت بڑے ثواب کا کام ہے۔ پس کسی دوست کو اس کارِ خیر سے محروم نہیں ہونا چاہیئے۔

عبد الحق رامہ ناظر بیت المال صدر انجمن احمدیہ۔

فہرست ۱۰۰ سو فیصدی ادا کرنیوالی جماعتیں

ضلع جھنگ:۔ چک ۵ گھمگ

ضلع سرگودھا:۔ قائد آباد چک ۴۰ جنوبی۔ چک ۱۱۴ جنوبی۔ چک ۱۷۰، ۱۷۲ شمالی

ضلع میانوالی:۔ رکھ ملانال۔ چک ۱۳۷ ایم ایل اے احمد یانوالہ

ضلع لائل پور:۔ چک ۲۷۷ ر۔ب سیتلاں، چک ۹۶ ج۔ب۔ چک ۹۶ گ۔ب مریح۔ چک ۴۰ گ۔ب۔ چک ۲۴۶ گ۔ب ٹھٹھہ کالو۔ چک ۲۷۸ گ۔ب۔ چک ۱۳۴ گ۔ب۔ چک ۱۳۷ گ۔ب۔ چک ۲۶۸ گ۔ب۔ چک ۱۷۱ گ۔ب

ضلع شیخوپورہ:۔ پنڈی چری۔ چک ۱۷۹، نواں کوٹ سوندھا۔ گھیلی

ضلع گوجرانوالہ:۔ پنڈی بھٹیاں۔ جینی جاتال۔ کولوتارڑ۔ دولووالی۔ چیلنکے۔ اکال گڑھ بوبا دہ۔ ڈھلوال۔ ہیڈ خانکی۔

ضلع سیالکوٹ:۔ رسول پور بھلیاں۔ موسے والا گھٹیالیاں کالج۔ داتہ زیدکا۔ چک قریشیاں۔ بمپ المعروف احمد آباد۔ چندر کے منگولے۔ گدیال کوٹ پدا۔ عزیز پور ڈوگری۔

ضلع گجرات:۔ بنگلہ ۱۹۱ کڑیانوالہ۔ سوک کلاں کیانہ

ضلع جہلم:۔ بھون

آزاد کشمیر:۔ چرناڈی

ضلع راولپنڈی:۔ کہوٹہ

ضلع کیمبل پور:۔ سرائے نورنگ۔

ضلع مظفر گڑھ:۔ چک ۵ دہ ٹی ڈی اے۔

ضلع ملتان:۔ پیراں غائب۔ سرائے سدھو۔ چک ۲۴۴/۱۰ آر۔ چک ۱۲۴/۱۰ آر، شیخ پور۔ جاہ گھنے والا، مائی سیال چک ۱۷۱/۱۰ آر

ضلع منٹگمری:۔ پاک پتن۔ قبولہ

ضلع بہاولنگر:۔ چک ۲۶/۴ آر

ضلع رحیم یار خاں:۔ چک ۱۰/بی نہر آبحیات۔ چک ۴۲/بی نہر آبحیات۔ ڈھنڈی اسٹیشن

ضلع خیرپور:۔ گوٹھ غلام محمد

ضلع نوابشاہ:۔ چک ۲۱ دہ۔ بھریا روڈ

مشرقی پاکستان:۔ چوڈنگا۔ پیر پاپک شاہ

(باقی)

(ناظر بیت المال ربوہ)

درخواست ہائے دعا

— میرے بھائی حکیم نور علی خاں صاحب متصل حلقہ سول لائن لاہور کی ٹانگ کا اپریشن ہوا ہے۔ خاکسار بشارت علی خاں دواخانہ مفرح حیات لاہور

— محترم خان غلام سرور خان صاحب آف سور خشکی شدید بیمار ہیں۔ خاکسار بشیر ونیس نائب امیر جماعت مردان

— بزرگوارم سید عنایت علی شاہ صاحب زیروی حال جڑانوالہ ایک عرصہ سے ضعف اور مختلف عوارض سے بیمار ہیں۔ محمد سعید قریشی جامعہ احمدیہ

— چوہدری عبد الرحمن صاحب امیر جماعت احمدیہ چک ۳۰ ٹی۔ ڈی۔ اے تحصیل لیہ ضلع مظفر گڑھ مثانہ کے نقص کی وجہ سے سخت بیمار ہیں۔ بشارت احمد سیکنڈ ایئر انٹر کالج لیہ

— عاجز کا ترقی کا کیس مدت سے افسران بالا کے زیر غور ہے۔ محمد عمر از لاہور

— میری نانی اماں جان اہلیہ ڈاکٹر عبد المجید خان صاحب آف قلات تین ماہ سے بیمار ہیں۔ امۃ الکریم بنت سید محمود احمد شاہ صاحب کوئٹہ

— بندہ کا مقدمہ ہائی کورٹ میں زیر سماعت ہے۔ مرزا عزیز محمد جیجہ وطنی

جملہ احباب جماعت سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

● نئی دہلی - ۱۲ فروری - جنوبی ہند کے عوام نے حکومت ہند کے خلاف کھلی عام بغاوت کر دی ہے چنانچہ حکومت ہند نے پورے صوبہ مدراس کا نظم و نسق فوج کے حوالے کر دیا ہے ہندی کو قومی زبان کی حیثیت سے بزور رائج کرنے کے خلاف پر امن جلسے - جلوس ہڑتالیں - مظاہرے اور بھوک ہڑتالیں بتدریج غیر منظم عوام اور پولیس کے درمیان تصادم کی شکل اختیار کر گئی ہیں مشتعل ہجوم نے متعدد دفاتر پر تھانوں - ڈاکخانوں - پلوں اور ریلوے اسٹیشنوں کو نذر آتش کر دیا - پولیس نے متعدد مقامات پر مشتعل عوام پر بار بار گولی چلائی - جس سے تادم تحریر ۲۷ افراد ہلاک اور لاتعداد افراد کے زخمی ہونے کی اطلاع مل چکی ہے -

پولیس نے قریہ قریہ گاؤں گاؤں لوگوں کو گرفتار کرنا شروع کر دیا ہے اور ٹائمز آف انڈیا کی اطلاع کے مطابق راتوں رات تین ہزار آدمی گرفتار کئے گئے ہیں۔

تفصیلات میں بتایا گیا ہے کہ گزشتہ شب کمار پالائم میں یہاں سے ۵۵ میل دور دریائے داؤدی کے قریب ایک لاکھ افراد کے ہجوم نے کپڑے کے کارخانے اور تھانے پر ہلہ بول دیا پولیس نے انھیں منتشر کرنے کے لئے گولی چلا دی جس سے دس افراد موقع پر ہلاک ہو گئے

پولیس افسروں کو زندہ جلا دیا گیا

اس سے پہلے ہجوم نے دو پولیس افسروں کو زندہ جلا دیا اور تھراؤ کرکے تیروب پور میں بیس سپاہیوں کو زخمی کر دیا اور صوبہ مدراس کی پولیس نے صوبے کے مختلف مقامات پر فائرنگ کرکے مزید نو افراد کو ہلاک کر دیا - پولیس نے چھ مقامات پر مشتعل ہجوم کو منتشر کرنے کے لئے نو مرتبہ فائرنگ کی - سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ مادھوپرائے ریلوے سٹیشن پر حملہ کرنے والے مظاہرین پر پولیس کو مجبوراً گولی چلانا پڑی - ان مظاہرین نے ریلوے اسٹیشن پر قبضہ کر لیا اور ریلوے کے عملہ کو کام کرنے سے روک دیا - اور ان سے ٹیلیفون چھین لیا - غیر مصدقہ اطلاع کے مطابق اس فائرنگ میں ایک لڑکا ہلاک ہو گیا -

● نئی دہلی ۱۲ فروری - زبان کے مسئلے پر وزیر اعظم شاستری سے اختلاف رائے کے باعث مرکزی وزیر خوراک سبرامنیم نے استعفا دے دیا ہے - بھارت کے وزیر مملکت برائے پٹرولیم مسٹر الگیسن بھی وزیر اعظم شاستری کی پالیسی کے خلاف احتجاجاً مستعفی ہو گئے - دونوں وزیر مدراس کے رہنے والے ہیں اس سے قبل وزیر اعظم شاستری نے قوم کے نام تقریر نشر کرتے ہوئے ہندی کے خلاف ایجی ٹیشن ختم کرنے کی اپیل کی تھی -

● سیگاؤں - ۱۲ فروری - امریکی طیاروں نے کل پھر شمالی ویت نام پر حملے کئے - پچاس طیاروں نے شمالی ویت نام کے مختلف اڈوں پر زبردست بمباری کی - امریکہ نے یہ اقدام جنوبی ویت نام میں اپنی ایک چھاؤنی پر کمیونسٹ چھاپہ ماروں کے حملے کا انتقام لینے کیلئے کیا ہے -

● واشنگٹن ۱۲ فروری - کل جب یہاں کمیونسٹ چھاپہ ماروں کے ہاتھوں امریکی چھاؤنی کے تباہ ہونے کی خبر پہنچی تو امریکی وزارت دفاع کے ایک ترجمان نے کہا کہ کل کا دن جنوبی ویت نام اور امریکہ کے لئے تباہ کن شکست کا دن تھا -

● ماسکو ۱۲ فروری - شمالی کوریا کی حکومت کی دعوت پر روسی وزیر اعظم مسٹر الیکسی کوسی گن کل اچانک چینی دارالحکومت سے شمالی کوریا پہنچ گئے جہاں سے وہ ماسکو جائیں گے -

روسی وزیر اعظم کا یہ دورہ قطعی غیر متوقع ہے سابقہ پروگرام کے مطابق انہیں چین کے دارالحکومت پیکنگ سے سیدھا ماسکو جانا تھا - اس لئے غیر ملکی مبصر اس دورہ کو خاص اہمیت دے رہے ہیں واضح رہے ویت نام کی طرح کوریا بھی دو حصوں میں منقسم ہے - امریکہ نے اس کے جنوبی حصہ سے دو ہزار فوجی جنوبی ویت نام کے دفاع میں امداد دینے کے لئے جنوبی ویت نام منگوائے ہیں - شمالی کوریا شمالی ویت نام کی طرح نظریاتی لحاظ سے روس کی نسبت چین سے زیادہ قریب ہے

● بمبئی ۱۲ فروری - مہاراشٹر اسمبلی کے اسپیکر نے صوبائی حکومت کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پر بحث کرنے کی اجازت دے دی ہے یہ تحریک مخالف پارٹیوں نے صوبے میں غذائی صورت پر قابو پانے میں ناکام رہنے پر حکومت کے خلاف پیش کی ہے اس تحریک پر پیر کے روز بحث ہو گی -

● لاہور ۱۲ فروری - اردن کے وزیر خارجہ جناب توکان قادری نے کہا ہے کہ ان کا ملک کشمیری عوام کے مطالبہ حق خود اختیاری کا حامی ہے - انھوں نے کہا اقوام متحدہ کو کشمیر کے متعلق منظور کردہ اپنی قراردادوں پر عمل درآمد کرانا ہوگا تاکہ پچاس لاکھ کشمیریوں کو ان کا پیدائشی حق خود اختیاری دلایا جائے -

نئے یونیورسٹی کیمپس آڈیٹوریم میں اخبار کے نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے مسٹر قادری نے کہا کہ دنیا کی کوئی طاقت انھیں ان کے بنیادی حقوق سے محروم کرکے انھیں محکوم نہیں بنا سکتی - انھوں نے افسوس ظاہر کیا کہ اقوام متحدہ کی قراردادوں پر عمل درآمد نہ ہونے کی وجہ سے مسئلہ کشمیر ابھی تک کھٹائی میں پڑا ہوا ہے - لیکن ایک وقت ایسا آئے گا جب اقوام متحدہ کو اس سلسلے میں ٹھوس اقدامات کرنے پڑیں گے - کیونکہ مسئلہ کشمیر اب اس عالمی ادارے کے لئے آزمائشی مسئلہ بن گیا ہے -

● لاہور ۱۲ فروری - شہنشاہ ایران صوبائی دارالحکومت میں دو روزہ قیام کے بعد کل صبح ایران روانہ ہو گئے ہوائی اڈہ پر صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان - گورنر مغربی پاکستان اور مرکزی اور صوبائی وزراء نے انھیں الوداع کیا پاکستانی فوج کے ایک دستہ نے بھی انھیں سلامی دی -

شہنشاہ ایران اپنے طے شدہ پروگرام سے ڈیڑھ گھنٹہ پہلے ہی ایران روانہ ہو گئے ان کو کل تقریباً دس بجے صوبائی دارالحکومت کو خیرباد کہنا تھا - لیکن رات کافی دیر میں ان کے پروگرام میں تبدیلی ہو گئی - یہ تبدیلی ان کی ایران میں بعض مصروفیتوں کے پیش نظر عمل میں آئی ہے چنانچہ کل صبح ساڑھے آٹھ بجے ہی وہ روانہ ہو گئے واپسی کے موقع پر ایران کے سفیر نے قرآن شریف کی آیات تلاوت کیں اور قرآن شریف کے سائے میں وہ ہوائی جہاز میں سوار ہوئے -

● نئی دہلی ۱۲ فروری - سردار پرتاپ سنگھ کیروں کے قتل کو سات روز ہو گئے ہیں اور ابھی تک قاتلوں کو گرفتار نہیں کر سکی - تاہم یہ ثابت ہو گیا ہے کہ چاروں قاتل جائے واردات سے ۲۰ میل تک کھیتوں ہی کھیتوں میں بھاگتے چلے گئے تھے اور چار دفعہ پولیس کے ہتھے چڑھتے چڑھتے بچے

اب تک جو سراغ ملے ہیں انھیں یکجا کرنے کے بعد پولیس اس نتیجہ پر پہنچی ہے کہ اگر یہ نہر پولیس پارٹی سے ذرا تاخیر نہ ہو جاتا تو قاتل اب تک گرفتار ہو چکے ہوتے قاتل جس وقت ایک عورت کو سبزی کی گٹھڑی اٹھانے میں مدد دے رہے تھے پولیس کی جیپ ان سے پچاس گز کے فاصلے پر کھڑی تھی عورت نے انھیں پولیس کا آدمی سمجھ کر جیپ کی طرف اشارہ کر دیا جس سے ملزم خبردار ہو گئے اور انھوں نے

محررین کی ضرورت

صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے دفاتر میں محررین کی ضرورت ہے صرف وہی نوجوان جو خدمت دین کا شوق رکھتے ہوں - اپنی درخواستیں مورخہ ۱۵ فروری ۱۹۶۵ء تک سیکرٹری کمیشن (ناظر بیت المال) کے نام بھجوائیں - تعلیمی قابلیت کم از کم میٹرک ہونا ضروری ہے اور عمر ۱۸ سال سے زائد اور ۲۸ سال سے کم ہو جو امیدوار کمیشن کے امتحان اور انٹرویو میں پاس ہوں انھیں تاریخ تقرری سے ۹۰ روپے ماہوار تنخواہ دی جائے گی - ایک سال کا عرصہ امتحانی ہوگا - اس عرصہ میں امیدوار کا ٹائپ جاننا ضروری ہوگا - جس کی رفتار ۳۰ الفاظ فی منٹ ہوگی - اس کے بعد اگر ان محررین کا کام تسلی بخش ہوا اور ٹائپ میں پاس ہو گئے تو ان کا استقلال ہو سکے گا مستقل ہو جانے کے بعد ۹۰ - ۴ - ۱۳۰ / EB ۵ - ۱۶۰ / EB ۶ - ۲۲۰ کا گریڈ دیا جائے گا - البتہ وہ گریجویٹ جنہوں نے تمام مضامین میں بی اے کا امتحان پاس کیا ہوا - انھیں ابتدائی تنخواہ ۱۱۵/ روپے ماہوار اور گریڈ ۱۱۵ - ۵ - ۱۳۰ / ۶ - ۱۶۰ / ۸ - ۲۲۰ / ۱۰ - ۲۶۰ روپے ماہوار دیا جا سکے گا - درخواست میں حسب ذیل کوائف درج کئے جائیں - نامکمل درخواستوں کو زیر غور نہیں لایا جائے گا -

(۱) نام امیدوار معہ مکمل پتہ (۲) ولدیت (۳) تعلیمی قابلیت
(۴) تاریخ پیدائش معہ حوالہ سند (۵) سابقہ تجربہ بصورت ملازمت اگر کوئی ہو
(۶) جسمانی صحت کے متعلق ڈاکٹری سرٹیفکیٹ -
(۷) چال چلن - دینی حالت کے متعلق امیر صاحب یا پریذیڈنٹ صاحب اور قائد صاحب خدام الاحمدیہ کی تصدیق

نوٹ :- تاریخ امتحان اور انٹرویو کا اعلان بعد میں کیا جائے گا -

(۱) اگر کوئی امیدوار اس وقت صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر میں کام کر رہے ہوں لیکن انھوں نے کمیشن کا امتحان پاس نہ کیا ہو تو ان کے لئے بھی اس امتحان میں شامل ہونا لازمی ہے ورنہ انھیں انجمن کی کارکنیت سے فارغ کیا جا سکتا ہے

(عبدالحق رامہ سیکرٹری کمیشن ناظر بیت المال)

مسجد فضلِ عمر ہیمبرگ (مغربی جرمنی) میں نمازِ عید الفطر

احمدی احباب کے علاوہ ترکی، نائیجیریا، پاکستان اور ہندوستان وغیرہ ممالک کے دو صد احباب کی شرکت

(مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری مبلغ جرمنی مقیم ہیمبرگ)

مورخہ ۳ فروری بروز بدھ مسجد فضل عمر مسجد احمدیہ ہیمبرگ میں عید الفطر کی تقریب پورے اہتمام سے منائی گئی۔ عید کی نماز میں احمدی احباب کے علاوہ ترکی۔ نائیجیریا۔ پاکستان اور ہندوستان وغیرہ سے آئے ہوئے قریباً دو صد کے قریب غیر احمدی احباب شامل ہوئے۔ عید الفطر سے کئی روز پہلے ۵۰۰ دعوت نامے ترکی اور جرمن زبان میں چھپوا کر بذریعہ ڈاک اور دستی طور پر تقسیم کئے گئے۔ اسی طرح متعدد احباب کو مل کر ان سے اپنے مشن اور اپنی مسجد کا تعارف کرایا۔ اور نماز کے لئے تحریک کی۔ پریس اجنبی اور اخبارات کے ذریعے بھی نماز کے دن اور وقت کا اعلان کرایا گیا ہر چند کہ نماز کا وقت ساڑھے دس بجے مقرر کیا گیا تھا احباب صبح سات بجے سے ہی مسجد میں آنے شروع ہو گئے۔ یہاں چونکہ عید الفطر وغیرہ اسلامی تقریبات کے موقعوں پر سرکاری طور پر چھٹی نہیں ہوتی اور نماز کا وقت بھی عین دوران کاروبار ہوتا ہے اس لئے یہاں کے ملکی حالات کی بناء پر نماز میں شامل ہونے والوں کو اچھی خاصی قربانی اور تگ و دو کرنی پڑتی ہے اور اکثر اپنے کام حرج کر کے یا بلا تنخواہ چھٹی لے کر نماز کے لئے آتے ہیں۔ چنانچہ ایک جرمن احمدی دوست باوجود دل کی بیماری میں مبتلا ہونے کے دو صد سے زائد میل کا سفر طے کر کے اس موقع پر تشریف لائے بلکہ ایک دن پہلے ہی آ کر انتظامات میں بڑی گرمجوشی سے حصہ لیا۔ ان کی صحت کے لئے دعا فرمائی جائے۔ اسی طرح ایک اور احمدی دوست نے جو ملٹری کی ٹریننگ حاصل کر رہے ہیں افسروں سے مل ملا کر رخصت حاصل کی۔ ایک ضعیف العمر دوست جو ہیمبرگ سے باہر رہتے ہیں باوجود کمزوری اور پیرانہ سالی کے شامل ہوئے غیر احمدی احباب میں سے بھی بعض بڑی دور دور سے تشریف لائے چنانچہ چار بسیں مشن ہاؤس کے سامنے کھڑی رہیں نائیجیریا کے بعض دوست جو اپنی حکومت کی طرف سے یہاں ٹریننگ حاصل کر رہے ہیں بڑی دور سے آ کر شامل ہوئے چونکہ اس بار کثرت سے اور توقع سے زیادہ دوست شامل ہوئے اس لئے مسجد اور ہال دونوں بھر گئے۔

ٹھیک ساڑھے دس بجے نماز شروع ہوئی۔

نماز کے بعد خطبہ میں مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب امام مسجد ہیمبرگ نے روزوں کی فرضیت اور اس کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ یہ وہ عبادت ہے جو دوسرے مذاہب میں بھی کسی نہ کسی صورت میں پائی جاتی ہے اور اسے خدا تعالیٰ کے قرب اور اس کی محبت کے حصول کا ذریعہ سمجھا جاتا ہے لیکن جس اہتمام اور باقاعدگی سے اسلام میں اس عبادت پر عمل کیا جاتا ہے اور کسی مذہب میں نہیں کیا جاتا۔ اسی طرح انھوں نے اسلام کے متعلق غیر مسلم مستشرقین کے تاثرات کو پیش کرتے ہوئے بتایا کہ باوجود متعصب ہونے کے وہ کس طرح اسلام کی حقانیت تسلیم کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ نماز کے بعد مہمانوں کی خدمت میں چائے اور ماکولات پیش کی گئیں اس کے بعد ½ ۱ بجے بعض احمدی اور غیر احمدی معززین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ متعدد مستورات بھی نماز اور دیگر انتظامات میں شامل ہوئیں ان میں سے مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب امام مسجد کی اہلیہ صاحبہ نے طعام اور تواضع مہمانان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا خدا تعالیٰ انھیں جزائے خیر دے۔

عید الفطر کی تقریب کی خبر بعض جرمن اخبارات نے نمایاں سرخیوں کے ساتھ شائع کی ایک اخبار نے سربسجود نمازیوں کا فوٹو دیتے ہوئے لکھا کہ وسط شہر میں مسلمان قبلہ رخ ہو کر اپنے رب کے حضور اختتام رمضان پر سجدہ شکر بجا لا رہے ہیں۔

اسی روز ۳ بجے جرمن نوجوانوں کے ایک گروپ نے اسلام کے متعلق معلومات حاصل کرنے اور مسجد دیکھنے کے لئے آنا تھا چنانچہ عید الفطر کے انتظامات کو جلد جلد سمیٹنا پڑا۔ ان کی آمد پر مکرم چوہدری صاحب موصوف نے ان کے سامنے اسلامی تعلیمات کا ایک مختصر خاکہ پیش کیا جس کے بعد ان کی طرف سے کئے گئے بعض سوالات کے جواب دیئے بعد ازاں ان کو سلسلہ کا لٹریچر پیش کیا گیا۔

صرف اڑھائی ماہ باقی ہیں

صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ۳۰ اپریل ۱۹۶۵ء کو ختم ہو رہا ہے۔ یعنی صرف اڑھائی ماہ باقی ہیں۔ اس عرصہ میں حصہ آمد کے موصی احباب کو کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ اپنی سال رواں کی آمد کا حصہ وصیت ۲۰ اپریل تک پورے کا پورا ادا کر دیں تاکہ ۳۰ اپریل تک تمام رقوم داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ہو جائیں اور اس سال کی ایک پائی بھی ان کے ذمہ بقایا نہ رہ جائے اور وہ اللہ تعالیٰ کے حضور سرخرو ہو جائیں۔

اسی طرح حصہ آمد کے جن موصی اصحاب کے ذمہ سالہائے گزشتہ کے بقائے ہیں اور انھوں نے ان بقایوں کو بالاقساط ادا کرنے کی مہلت لے کر پھر بھی بے قاعدگی اور غفلت کی ہے ان کا بھی یہ فرض ہے کہ سال رواں کا پورا حصہ آمد ادا کرنے کے ساتھ حسب وعدہ بقایوں کی واجب اقساط کو بھی ۳۰ اپریل تک ادا کر کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ وصیت کا بقایا کسی صورت میں بھی قابل معافی نہیں ہے وصیت منسوخ ہو سکتی ہے لیکن اس کا بقایا معاف نہیں ہو سکتا۔ اس لئے حصہ آمد کے بقایادار موصی احباب کو اپنے بقایوں کو صاف کرنے کے لئے پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ بے شک یہ ایک مجاہدہ ہے لیکن اگر نیت اور ارادہ کر لیا جائے تو اللہ تعالیٰ ایسے مجاہدوں میں جو اس کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کے لئے کئے جائیں۔ کامیابی کے سامان پیدا کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

محترم مستری غلام قادر صاحب وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ربوہ ۲۴ فروری حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی محترم مستری غلام قادر صاحب مورخہ ۱۱ فروری ۱۹۶۵ء کو صبح پانچ بجے سیالکوٹ میں بعمر ۸۰ سال وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم ۱۹۰۶ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے تھے آپ سالہا سال تک مسجد احمدیہ سیالکوٹ کے خادم مسجد کے طور پر خدمات بجا لاتے رہے آخر عمر میں آپ ربوہ میں ہی آ بسے تھے اگرچہ چلنے پھرنے سے معذور تھے لیکن بیساکھیوں کی مدد سے دن بھر شہر میں گھوم کر بلند آواز سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشعار پڑھا کرتے تھے کچھ عرصہ قبل ہی آپ ربوہ سے اپنے وطن سیالکوٹ گئے تھے کہ وہاں اچانک بیمار ہو گئے اور مورخہ ۱۱ فروری کی صبح کو داعی اجل کو لبیک کہہ کر مولائے حقیقی سے جا ملے نہایت مخلص اور فدائی احمدی تھے آپ کے جواں سال فرزند محترم غلام احمد صاحب مرحوم ۱۹۴۷ء کے ہنگامہ میں قادیان میں شہید ہو گئے تھے اس صدمہ کو آپ نے بڑے صبر کے ساتھ برداشت کر کے تسلیم و رضا کا اعلیٰ نمونہ قائم فرمایا۔ آپ کا جنازہ مورخہ ۱۲ فروری کو سیالکوٹ سے ربوہ لایا گیا نماز جمعہ کے بعد محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں اہل ربوہ ہزاروں کی تعداد میں شریک ہوئے بعد ازاں جنازہ مقبرہ بہشتی لے جا کر مرحوم کی نعش کو قطعہ صحابہ میں سپرد خاک کیا گیا قبر پر محترم مولانا شمس صاحب نے دعا کرائی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محترم مستری صاحب مرحوم کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے

مرحوم اور خاص مقام قرب سے نوازے۔ نیز پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔